

استعمال شدہ پانی کے دوبارہ استعمال کا تجزیہ، اسلامی نقطہ نظر

An Examination of Re-use of Used Water, Islamic Approach

Dr. Asma Aziz*Assistant Prof. Department of Islamic Studies**GC Women University Faisalabad**Email: asmaaziz@gcwuf.edu.pk***Ms. Barira Ata***Department of Islamic Studies**GC Women University Faisalabad**Email: breera0309@gmail.com***Abstract**

Water is a basic need of life of all living things on the universe. It is a essential and beautiful gift of nature. Without it survival of life could not possible. Currently the resources of fresh water is becoming reduced rapidly. Whole world's scienticest's research are under debate that how to reuse or recycle the water. Similarly Muslims jurists and scholars worked on it and shared their views and theories that it may be reused or recycled under the Islamic law by adopting some conditions and methods and revealed that Islamic tradition does not allow any person, group or state to extract groundwater or other resources without a 'needs analysis'. They also agree that extracting water unsustainably, or being extravagant in daily life, will directly affect the quality of life of future generations. The purpose of this study is to discuss all aspects of water reuse, the importance and uses of water, water recycling and identifying halal and effective health water from an Islamic perspective. Also, what methods can be used to make water pure? We will discuss all these points in the light of Qur'an, hadiths and various fatwas.

Keywords: reducing the pollution, safe reusing & recycling of waste water, Islamic law, sdg #. 6.3

بلاشبہ، پانی قدرت کا انمول عطیہ اور جملہ مخلوقات کے لیے ایک عظیم تحفہ ہے، پانی کو نیلا سونا کہتے ہیں، یہ محض ایک عنصر ہی نہیں، بلکہ خدائے وحدہ لا شریک کی قدرتِ کاملہ کا ایک مظہر بھی ہے پانی صرف ہائیڈروجن اور آکسیجن گیس کا ملاپ ہی نہیں، بلکہ انسانی عبادات سے ہماری زراعت تک تمام چیزوں کے وجود کا ضامن بھی ہے۔ آغازِ زندگی ہے جس کے بغیر زندگی کا تصور بھی محال ہے۔ اس عنصرِ تخلیق کی وضاحت قرآن نے اس طرح کی ہے۔ جس میں اس امر کی صراحت ہے کہ زندگی کا آغاز پانی سے ہوا ہے، بلکہ زیریں اور بالائی کائنات کی تخلیق کے وقت بھی ہر سو پانی ہی پانی تھا۔ ارشادِ ربانی ہے:

وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ. [1]

(ورؤہی) اللہ (ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ ادوار میں پیدا فرمایا اور) اُس سے قبل

اُس کا تختِ اقتدار پانی پر تھا۔

اس آیت کریمہ سے واضح طور پر پانی کا جملہ مظاہر حیات پر مقدم ہونا ثابت ہوتا ہے۔ یعنی زمین و آسمان کی تخلیق سے پہلے عالم مادی میں صرف (پانی تھا۔

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ أَفَلَا يُؤْمِنُونَ ﴿٢١﴾

اور ہم نے (زمین پر) ہر زندہ چیز کی زندگی (کی نمود پانی سے کی۔ کیا وہ اس حقیقت سے آگاہ ہو کر بھی (ایمان نہیں لاتے؟

اس آیت قرآنی نے بہت بڑی سائنسی حقیقت کو بیان کیا ہے جس کی تائید دور جدید کی سائنس نے آج کر دی ہے۔ تخلیق ارضی سے تخلیق حیات تک کا درمیانی زمانہ جو "Azoic Era" کہلاتا ہے اور جسے قرآن مجید نے یومین (two periods) سے تعبیر کیا ہے وہ زمانہ قبل ظہور حیات ہے۔ جو پانی (water) اور پہاڑوں و چٹانوں (mountains & rocks) کا زمانہ ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ پہاڑوں کا وجود تو زمین کے معرض وجود میں آنے کے بعد عمل میں آیا مگر پانی اس وقت سے تھا جب زمین و آسمان پر مشتمل طبعی کائنات کی تقسیم بھی عمل میں نہیں آئی تھی۔ زمین پر زندگی کے آغاز کے ابتدائی زمانے میں بھی زندگی کے آثار اور مظاہر خشکی پر نظر نہیں آتے بلکہ صرف پانی میں نظر آتے ہیں۔ جدید سائنسی تحقیق نے اس قرآنی امر کو ثابت کر دیا ہے کہ اُس دور کے پہلے زمانے (Pre-Cambrian Era) میں زندگی کے جملہ مظاہر و آثار فقط سمندروں تک ہی محدود تھے اور اُن کا خشکی پر کوئی وجود نہ تھا۔ قدیم حیات کے دوسرے دور Palaeozoic Era میں بھی ابتداءً زندگی فقط پانی تک محدود تھی اور خشکی پر اُس کا نام و نشان تک نہ تھا۔

جدید سائنسی تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ Palaeozoic Era کے شروع میں Cambrian Period اور Ordovician Period کے دونوں عرصوں میں آبی حیات تو کراہ ارضی پر موجود تھی مگر اُس عرصے میں خشکی کی زندگی کا کوئی سراغ نہیں ملتا، لہذا یہ بات سائنسی تحقیق سے بھی پایہ تحقیق کو پہنچ چکی ہے کہ قرآن مجید کا اعلان برحق ہے کہ ”ہم نے زندگی کے جملہ مظاہر کا آغاز پانی سے کیا ہے۔“

خشکی پر زندگی کا آغاز Silurian Period میں ہوا، جس میں سب سے پہلے Cooksonia نامی پودے معرض وجود میں آئے۔ یہ آج سے تقریباً 43,80,00,000 سال پہلے کی بات ہے۔ یہ پودے بغیر پتوں کے تھے اور سمندروں کے کناروں پر اُگے یعنی زندگی کی پہلی علامات جو خشکی پر ظہور پذیر ہوئیں وہ بھی پانی سے ہی وجود میں آئیں جبکہ اُس وقت تک پانی میں زندگی پودوں، کیڑوں، لاروؤں، مچھلیوں اور دیگر چھوٹے چھوٹے جانوروں کی شکل میں کئی ارتقائی

منازل طے کر چکی تھی۔ پھر اُس سے 3 کروڑ سال بعد اگلے عرصے Devonian Period میں زمین کے خشک حصوں پر کافی حد تک سبزہ نظر آنے لگا۔ اسی عرصے میں درختوں کو وجود ملا اور اُسی آخری حصے میں خشکی پر بھی بغیر پروں کے کیڑے مکوڑے (wingless insects)، مکڑیاں (spiders) اور دیگر چھوٹے جانور ظہور پذیر ہوئے۔

ان تاریخی شواہد پر کی جانے والی سائنسی تحقیقات سے اس امر کی مکمل طور پر تصدیق ہو جاتی ہے کہ زمینی زندگی کا آغاز پانی ہی سے ہوا۔ یہی وجہ ہے کہ ابتداء سے اب تک زمین کا غالب حصہ پانی پر ہی مشتمل ہے۔ ابھی تک زمین کا 29 فیصد حصہ خشکی پر مشتمل ہے اور باقی دو تہائی سے بھی زیادہ حصہ پانی ہے۔ قرآن مجید نے سورۃ الانبیاء میں آج سے صدیوں قبل جب کوئی ان حقائق کا تصور بھی نہیں کر سکتا تھا اس حقیقت کا اعلان کرتے ہوئے سوال کیا:

أَفَلَا يُؤْمِنُونَ؟ [3]

کیا وہ ان حقائق سے آگاہ ہو کر بھی ایمان نہیں لاتے؟

یہ وہ چیلنج ہے جسے عالم کفر تک پہنچانا ہماری ذمہ داری ہے، مگر یہ اُس وقت تک ممکن نہیں جب تک مسلمان علماء و مفسرین خود سائنسی علوم اور تحقیقات سے کما حقہ آگہی حاصل نہیں کریں گے۔ دورِ جدید کے ان سائنسی حقائق اور انکشافات کا بغور مطالعہ کئے بغیر قرآن مجید کی عظمت و حقانیت کے ایسے ہزاروں گوشے ہماری نظروں میں نہیں آسکتے۔ [4]

پانی کی قلت، اہم ماحولیاتی چیلنج:

دنیا کو درپیش ایک اہم ماحولیاتی مسائل میں سے میٹھے پانی کے وسائل کی کمی ہے جس کی وجہ آبادی میں اضافہ، موسمیاتی تبدیلی، اور علاقائی خشک سالی ہے جبکہ تازہ، صاف پانی کے وسائل محدود ہیں۔ بڑھتی ہوئی انسانی آبادی کو سہارا دینے کے لیے ضروری وسائل کو وسعت دینا ضروری ہوتا جا رہا ہے۔ اور اس کے لئے ضروری ہے کہ استعمال شدہ پانی کو ضائع ہونے سے بچایا جائے اور اسے بے ضرر بنیادوں پر دوبارہ استعمال کے قابل بنایا جائے اور اس طرح سے آبی اور ماحولیاتی آلودگی سے بھی ماحول کو بچایا جاسکتا ہے۔

پانی کی ریسائیکلنگ

پانی کو دوبارہ استعمال کرنے کا رواج قدیم یونان میں دو ہزار سال سے بھی زیادہ پرانا ہے۔ گندے پانی کو دوبارہ استعمال کرنا ڈیمانڈ مینجمنٹ کی حکمت عملی کا ایک لازمی جزو ہے کیونکہ یہ میٹھے پانی کو سب سے زیادہ قیمتی استعمال کے لیے محفوظ کرتا ہے۔ تاہم، گھریلو گندے پانی کو دوبارہ استعمال کرنے کے دو فوائد ہیں: پہلا، ماحولیاتی اثرات میں

کمی، اور دوسرا، گندے پانی میں موجود غذائی اجزاء کی وجہ سے خوراک کی پیداوار میں اضافہ اور مصنوعی کھاد کے استعمال میں کمی ہے۔

گندے پانی کی ری سائیکلنگ دنیا کے تمام حصوں میں تازہ پانی کی کمی کو پورا کرنے کے لیے ایک انتہائی مفید تکنیک بن گئی ہے۔ یہ مسلم ممالک کے لیے زیادہ اہم معلوم ہوتا ہے کیونکہ ان ممالک کی ایک بڑی تعداد کو میٹھے پانی کی شدید قلت کا سامنا ہے۔

بہت سے مسلمان صارفین کا خیال تھا کہ دوبارہ حاصل کیا گیا پانی ناپاک ہے، نجاست رکھتا ہے اور اس لیے پینے کے لیے جائز نہیں ہے۔ یہ خیال دوبارہ حاصل شدہ پانی پر اس کی خالص شکل (یا طہار) میں بحال ہونے کی صلاحیت کا پتہ لگائے بغیر لگایا گیا تھا۔ چونکہ محققین اور مقامی علماء دونوں نے خود اس معاملے کی تحقیق نہیں کی تھی، اس لیے یہ تاثر رائے پر مبنی تھا۔ [5]

گندے پانی کا مکمل صاف کرنا بہت ضروری ہے۔ دنیا بھر میں شہری طرز زندگی میں اضافہ دیکھا جا رہا ہے، اور اب دنیا کی نصف سے زیادہ آبادی شہری بن چکی ہے۔ اقوام متحدہ کے امکانات کے مطابق، 2050 تک، دنیا کی شہری آبادی 66 فیصد تک بڑھ جائے گی۔ ان امکانات کا تخمینہ ہے کہ آبادی میں مسلسل اضافہ اور شہروں کی طرف نقل مکانی 2050 تک عالمی شہری آبادی میں مزید 2.5 بلین افراد کا اضافہ کرے گی۔

اس آبادی میں زیادہ تر اضافہ ایشیا اور افریقہ میں متوقع ہے۔ شہر کاری کے اسباب اور اثرات نمایاں اور متعدد ہیں۔ شہروں کو معاشی اور سماجی سرگرمیوں اور مواقع کا بنیادی مرکز سمجھا جاتا ہے لیکن دوسری طرف میٹھے پانی جیسے محدود وسائل پر دباؤ بڑھ رہا ہے۔

گزشتہ کچھ دہائیوں سے پاکستان کا شمار آبی وسائل سے مالا مال ملک کے طور پر کیا جاتا تھا۔ تاہم، بڑھتی ہوئی آبادی اور ماحولیاتی آلودگی کے بڑھتے ہوئے مطالبات کی وجہ سے، اب اسے پانی کی کمی کا سامنا کرنے والے خطے کے طور پر درجہ بندی کیا گیا ہے۔ میٹھے پانی کی سپلائی میں نمایاں کمی آئی ہے، خاص طور پر بڑے شہروں میں، شہری رہائشیوں کے لیے پانی کی کمی بہت سے چیلنجز پیش کر رہی ہے۔ پانی کی اس قلت کی وجہ سے بجلی کی پیداوار، پنجاب اور سندھ میں آبپاشی کے نظام، فصلوں کی کاشت اور دیگر مختلف پہلوؤں پر بھی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

پاکستان میں فی کس میٹھے پانی کی فراہمی 1996-1997 میں $1,299 \text{ m}^3$ سے کم ہو کر 2006 میں m^3 1,100 رہ گئی۔ توقع ہے کہ یہ سلسلہ جاری رہے گا، اور 2025 کے اختتام تک، میٹھے پانی کی فی کس دستیابی مزید کم ہو کر 700 m^3 تک پہنچنے کا امکان ہے۔

پاکستان پورے جنوبی ایشیائی خطے میں سب سے زیادہ شہر کاری کی شرح والا ملک ہے جس کی آبادی 225.2 ملین سے زیادہ ہے۔ بہت تیزی سے آبادی شہروں میں منتقل ہو رہی ہے اور پانی کی دستیابی، صفائی کے نیٹ ورکس، معیار زندگی، ماحولیاتی صحت اور مجموعی شہری بہبود پر شدید اثرات مرتب کر رہی ہے۔ سالانہ فی کس پانی کی دستیابی بین الاقوامی سطح پر تسلیم شدہ قلت کی سطح 1000 کیوبک میٹر سے کچھ زیادہ ہے۔ 2015 کا تخمینہ 900 کیوبک میٹر سالانہ ہے۔ مزید برآں، تازہ آبی ذخائر میں بغیر ٹریٹ کیے گئے گندے پانی کا اخراج تازہ پانی کے وسائل کو آلودہ کر رہا ہے۔

ملک میں پانی کے ذخائر میں تیزی سے کمی کی وجہ سے ملک میں پانی کے تحفظ کے نئے طریقے تلاش کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ مزید برآں، آبپاشی اور باغبانی کے لیے جدید اور غیر روایتی آبی وسائل کی تلاش وقت کی ضرورت اور اولین ترجیح ہوتی جا رہی ہے۔ اس سلسلے میں سب سے بہترین حل گندے پانی کا صاف کر کے استعمال ہو سکتا ہے۔ گھریلو، تجارتی اور صنعتی گندے پانی کو سیوریج سسٹم، قدرتی ڈرین، واٹر باڈی، قریبی کھیتوں، زرعی علاقوں میں براہ راست خارج کرنے کا عمل سب آنے والے مشکلات میں سے ایک ہے۔

ملک کے کسی بھی بڑے شہر میں کراچی اور اسلام آباد کے علاوہ حیاتیاتی ٹریٹمنٹ کی سہولت موجود نہیں، یہاں تک کہ ان شہروں میں بھی ٹریٹمنٹ سسٹم ہونے کے باوجود ان کے گندے پانی کا صرف کچھ حصہ ٹھکانے لگانے سے پہلے کچھ صفائی کے مراحل سے گزارا جاتا ہے۔

پانی کی کمی والے علاقوں میں کاشتکار برادریوں میں گندے پانی کو زرعی ضروریات میں استعمال کرنا ایک عام رواج ہے۔ دنیا بھر میں کل کاشت شدہ زمین کے تقریباً 11% میں بغیر ٹریٹ شدہ گندے پانی کا استعمال کیا جاتا ہے۔ شہروں کے رہائشیوں کے گھریلو گندے پانی کا ایک اسٹیشن پر ٹریٹمنٹ تقریباً 4000 گیلن یومیہ ہو سکتا ہے۔ ان کے گندے پانی کو ٹریٹ کر کے اور اس کے استعمال سے زراعت اور باغبانی کے لیے ٹریٹ شدہ پانی امید افزا نتائج دے سکتا ہے۔ یہ بغیر کسی تازہ پانی کے ایکڑ زمین کو سیراب کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

یہ طریقہ کار آبادی کی ضروریات کو پورا کرنے اور کمیونٹی کے فوائد کے کارگر ہو سکتا ہے۔ یہ علاج بنیادی تعمیرات، آپریشنل اور انتظامی اخراجات کو شامل کر کے ماحولیاتی نظام کو بحال کرنے اور خود کو برقرار رکھنے میں مدد کرتا ہے۔

پاکستان میں گندے پانی کے استعمال سے متعلق ان پہلوؤں پر تحقیق بہت محدود ہے۔ نتیجتاً، اس تناظر میں معلومات کے قابل اعتماد ذرائع بھی کم ہیں جس کی وجہ سے معاشرے کا ایک بڑا حصہ صحت کے خطرات سے بے خبر

ہے۔ پاکستان میں اس وقت ان پہلوؤں پر بہت کم کام ہوا ہے اور ایسا لگتا ہے کہ گندے پانی کے پائیدار استعمال کے حوالے سے کوئی قومی پالیسی موجود نہیں ہے۔

گندے پانی کو غلط طریقے سے ٹھکانے لگانے سے وابستہ مسائل اور ماحولیاتی خطرات معیشت کی وسیع پالیسیوں، ادارہ جاتی ناکامی، تحقیقی سہولیات کی کمی اور ہدف شدہ ماحولیاتی پالیسیوں میں بے قاعدگی اور بگاڑ سے پیدا ہوتے ہیں۔ تاہم، گندے پانی کو ٹریٹمنٹ اور ٹھکانے لگانے کے لیے قوانین اور ضوابط وضع کیے گئے ہیں لیکن مالی مجبوریوں اور وسائل اور اچھی ٹیکنالوجی کی کمی اور ہنرمند افرادی قوت کی کمی وجہ سے ان پر عمل درآمد نہیں ہو پا رہا ہے۔

یہ تمام عوامل ملک میں گندے پانی کی صفائی اور ری سائیکلنگ میں پائیدار اہداف کے حصول میں ایک اہم مسئلہ ہے۔ گندے پانی کی ری سائیکلنگ میں نجاست کو دور کرنے کے لیے استعمال شدہ پانی کو ٹریٹ کرنا شامل ہے، اسے دوبارہ استعمال کے لیے موزوں بنانا ہے۔ بارش کے پانی کی ری سائیکلنگ مختلف مقاصد کے لیے بارش کو ذخیرہ کرتی ہے، میٹھے پانی کے وسائل کو محفوظ رکھتی ہے۔ کاربن ڈائی آکسائیڈ کو جذب کر کے اور آکسیجن فراہم کر کے موسمیاتی تبدیلیوں کا مقابلہ کرنے میں جنگلات اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ وہ درجہ حرارت کو منظم کر کے، حیاتیاتی تنوع کو محفوظ کر کے، اور مٹی کے کٹاؤ کو روک کر آب و ہوا کے اثرات کو بھی کم کرتے ہیں۔ [6]

قرآن و احادیث کے مطابق

شروع سے ہی فضلہ اور باقیات ایک ماحولیاتی مسئلہ رہا ہے کوڑا کرکٹ کے وجود سے پہلے بھی یہ ایک اہم مسئلہ تھا۔ فضلہ کی مختلف شکلوں کو سمجھنے سے ہمیں اس سے بچنے اور اسے کم کرنے کے طریقے معلوم کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔ مسلمانوں کو 1400 سال پہلے سے فضول خرچی سے بچنے اور میانہ روی اختیار کرنے کے سبق ملے ہیں تفصیل سے قرآن میں موجود ہے۔ ہمیں فطرت اور ماحول میں رہنے والی مخلوقات کو نقصان پہنچانے بغیر ایک متوازن ماحول دوست زندگی گزارنی چاہیے۔ اس کا تذکرہ قرآن پاک میں 700 سے زیادہ مرتبہ آیا ہے اور احادیث میں بھی ری سائیکلنگ کی اہمیت ہے۔

اسلامی تعلیمات کے مطابق کھانے کے ضیاع سے ممانعت کی تلقین کی گئی ہے۔ قرآن پاک کہتا ہے:

وَهُوَ الَّذِي أَنشَأَ جَنَّاتٍ مَّعْرُوشَاتٍ وَغَيْرَ مَعْرُوشَاتٍ وَالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا أَكْلُهُ
وَالزَّيْتُونَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۚ كُلُوا مِنْ ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ وَآتُوا حَقَّهُ
يَوْمَ حَصَادِهِ وَلَا تُسْرِفُوا ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ [7]

”وہی ہے جس نے باغات پیدا کیے، کھیتی اور جنگلی، کھجوریں، اور کھیتیاں جن میں ہر قسم کی پیداوار ہے، اور زیتون اور انار، ایک جیسے اور طرح طرح کے۔ ان کا پھل موسم میں کھاؤ، لیکن (غریبوں کو) ان کا حق فصل کٹنے کے دن دو۔ اور فضول خرچی نہ کرو کیونکہ اللہ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں زمین کو امانت اور انسانوں کو اس کا محافظ سمجھنے کا ذکر فرمایا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کے تحفظ کی ترغیب دی، اور ہدایت کی کہ اگر وہ بہتی ہوئی ندی کے قریب ہی کیوں نہ ہوں تب بھی اسے ضائع نہ کریں۔

الطُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ - [8]

طہارت نصف ایمان کے برابر ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید فرمایا:

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِسَعْدٍ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ، فَقَالَ: "مَا هَذَا السَّرَفُ؟" فَقَالَ: أَفِي الْوُضُوءِ إِسْرَافٌ؟ قَالَ: "نَعَمْ وَإِنْ كُنْتَ عَلَى نَهْرٍ جَارٍ." [9]

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سعد رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے، وہ وضو کر رہے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہ کیسا اسراف ہے؟“، انہوں نے کہا: کیا وضو میں بھی اسراف ہوتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہاں چاہے تم بہتی نہر کے کنارے ہی کیوں نہ بیٹھے ہو۔“

اشیاء کے استعمال کے بارے میں اسلام کے احکامات

هُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ ۚ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا ۚ وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ [10]

وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ ادوار میں پیدا فرمایا پھر کائنات کی مسند اقتدار پر (اپنی شان کے مطابق) جلوہ افروز ہوا (یعنی پوری کائنات کو اپنے امر کے ساتھ منظم فرمایا)، وہ جانتا ہے جو کچھ زمین میں داخل ہوتا ہے اور جو کچھ اس میں سے خارج ہوتا ہے اور جو کچھ آسمانی

کروں سے اترتا (یا نکلتا) ہے یا جو کچھ ان میں چڑھتا (یا داخل ہوتا) ہے۔ وہ تمہارے ساتھ ہوتا ہے تم جہاں کہیں بھی ہو، اور اللہ جو کچھ تم کرتے ہو (اسے) خوب دیکھنے والا ہے۔

سورہ حدید کی یہ آیت نہ صرف اللہ تعالیٰ کی قدرت اور عظمت کو ظاہر کرتی ہے بلکہ زمین کی دیکھ بھال کی اہمیت کو بھی واضح کرتی ہے۔ چونکہ دنیا بھر میں موسمیاتی تبدیلیوں پر بحث زور پکڑ رہی ہے مسلمانوں کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے کردار کو سمجھیں کہ وہ کس طرح ماحول کی پاکیزگی میں اپنا حصہ ڈال سکتے ہیں۔ آپ موسمیاتی تبدیلی پر یقین رکھتے ہیں یا نہیں، اس میں کوئی شک نہیں کہ اس زمین کا ہم پر حق ہے۔ یہ زمین اللہ کی ایک نعمت ہے جس کا ہم سے حساب لیا جائے گا۔ بحیثیت مسلمان، ہمیں یہ سمجھنا چاہیے کہ ہم زمین کے ساتھ کیسا سلوک کرتے ہیں (اور کیسا اس کے ساتھ سلوک کرنے کی اجازت دیتے ہیں) قیامت کے دن ہمارے لیے ندامت کا باعث بن سکتے ہیں۔ بے شک اللہ سبحانہ و تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے:

وَهُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ الْأَرْضِ وَ رَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ

فِي مَا آتَاكُمْ ۚ إِنَّ رَبَّكَ سَرِيعُ الْعِقَابِ وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ [11]

اور وہی ہے جس نے تم کو زمین میں نائب بنایا اور تم میں سے بعض کو بعض پر درجات میں بلند کیا تاکہ وہ ان (چیزوں) میں تمہیں آزمائے جو اس نے تمہیں (امانتاً) عطا کر رکھی ہیں۔ بیشک آپ کا رب (عذاب کے حق داروں کو) جلد سزا دینے والا ہے اور بیشک وہ (مغفرت کے امیدواروں کو) بڑا بخشنے والا اور بے حد رحم فرمانے والا ہے۔

فَازْلِمَ الشَّيْطَانُ عَنْهَا فَأَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيهِ ۚ وَقُلْنَا اهْبِطُوا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ

عَدُوٌّ وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ [12]

پھر شیطان نے انہیں اس جگہ سے ہلا دیا اور انہیں اس (راحت کے) مقام سے جہاں وہ تھے الگ کر دیا، اور (بالآخر) ہم نے حکم دیا کہ تم نیچے اتر جاؤ، تم ایک دوسرے کے دشمن رہو گے۔ اب تمہارے لئے زمین میں ہی معینہ مدت تک جائے قرار ہے اور نفع اٹھانا مقدّر کر دیا گیا ہے۔ [13]

روزمرہ کی ضروریات جیسے پینے، دھونے یا نہانے کے لیے صاف پانی کے وسائل تلاش کرنے میں مشکلات مزید بڑھ رہی ہیں۔ اور پانی کی قلت والے علاقوں میں گندے پانی کو دوبارہ استعمال کرنے کے لیے COVID-19

کے پھیلنے کے خدشات زیادہ ہو گئے ہیں، خاص طور پر گندے پانی میں وائرس کا پتہ لگانے کے لیے مناسب طریقے سے نہ ہونے کی صورت میں دوبارہ استعمال کے نظام کے لیے پانی کے بارے میں شکوک و شبہات کو جنم دیتا ہے۔

مسائل دوبارہ حاصل کیے گئے پانی کے اجزاء سے پیدا ہوتے ہیں، جو کہ ابھی تک مبہم ہے۔ حل کے طور پر حلال پر مبنی ذریعہ تجویز کیا جاتا ہے۔ لہذا، اس مطالعہ کا مقصد پانی کے دوبارہ استعمال کے نظام کی تحقیقات کرنا ہے، جو بھی منصوبہ بنایا گیا ہو یا غیر منصوبہ بند، حلال نقطہ نظر سے عوامی سہولیات کے لیے ضروری ہے۔ پانی کے دوبارہ استعمال کے انتظام کے بارے میں۔ اس مطالعہ کا مقصد دوبارہ استعمال کے لیے پانی کے لیے ایک حوالہ منصوبہ بندی گائیڈ تجویز کرنا ہے آیا کہ پانی کو دوبارہ قابل استعمال بنایا جاسکتا ہے کہ نہیں۔

حلال نقطہ نظر سے اس کے علاوہ، یہ مطالعہ بین الاقوامی تعاون کی تاثیر کو بھی بڑھا سکتا ہے۔

سابقہ تحقیق کا جائزہ

ایک حلال نقطہ نظر سے، صاف پانی انسان کی پاکیزگی میں جسم اور زندگی میں اہم عنصر ہے۔ خاص اس مقام پر، قانونی طور پر پانی کا استعمال ایک اہم پہلو ہے۔ دوبارہ استعمال کے لیے پانی میں حلال قوانین کے خلاف اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ استعمال کے بعد دوبارہ استعمال کے لیے پانی کی صفائی کا تعین کیسے کریں؟ یہ ایک اہم سوال ہے کہ حلال نقطہ نظر سے پانی کے بارے میں جاننا ضروری ہے یہ پینے کھانے یا روزمرہ کے استعمال کے لیے جیسا کہ وضو کے لیے کتنا صاف ہونا چاہیے؟

(دوبارہ استعمال کے لیے پانی) اسلام کے نقطہ نظر سے جاننا چاہے کیا یہ پانی روزمرہ کی زندگی میں استعمال کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟ اس کے علاوہ مسلمان پینے کے لیے پانی استعمال کرتے ہیں۔ کھانا پکانا اور روزانہ، وہ اسے نماز کے لیے وضو کے لیے بھی استعمال کرتے ہیں۔

سروے کے مطابق ملائیشیا میں ریاستی حکومت سے پانی کی منظوری کے علاوہ دوبارہ استعمال کے لیے بھی جاکم سے منظوری لینا بھی ضروری ہے۔ JAKIM ایک حکومتی ادارہ ہے جو کہ ملائیشیا میں حلال معاملات کو کنٹرول کرتا ہے اور ان کی تحقیق کرتا ہے۔ اس تحقیق کا مقصد پانی کے دوبارہ استعمال کے لیے تجزیہ کرنا ہے۔ جریڈے کے مضامین کے ذریعے حلال نقطہ نظر اور متعلقہ فتویٰ (شرعی احکام) جو مجاز کی طرف سے جاری کیے گئے ہیں۔ اس معاملے پر اداروں۔ یہ چند بنیادی باتوں پر بحث کرتا ہے۔ کتب جیسے تفسیر، حدیث و فقہ، اصول فقہ، قواعد فقہ شریعت کے مطابق پانی لوگوں کی اجتماعی ملکیت ہے۔ ملکیت کے لحاظ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا:

عَلَيْهِ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا، أَسْمَعُهُ يَقُولُ: الْمُسْلِمُونَ شُرَكَاءُ فِي ثَلَاثٍ: فِي الْكَلَاءِ وَالْمَاءِ وَالنَّارِ.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ایک مہاجر کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تین بار جہاد کیا ہے، میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنتا تھا: ”مسلمان تین چیزوں میں برابر برابر کے شریک ہیں (یعنی ان سے سبھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں): (پانی) نہر و چشمے وغیرہ کا جو کسی کی ذاتی ملکیت میں نہ ہو، (،) ۲ (گھاس) جو لاوارث زمین میں ہو (اور) ۳ (آگ) جو چتھاق وغیرہ سے نکلتی ہو۔“ [14]

پانی انسان کی بنیادی ضرورت ہے، ضرورت پڑنے پر روایتی طور پر آسانی سے مل جاتا ہے۔ معیشت کی مارکیٹ میں، صاف پانی کو بطور تجارت استعمال کیا جا رہا ہے۔ مطالعہ کے مطابق، پانی زمین کی سطح کا 70% کے ساتھ احاطہ کرتا ہے، لیکن اس پانی کا صرف 2 فیصد پییا جاسکتا ہے۔ سینڈرا پوسٹل کے مطابق، زمین ایک بڑی پانی کی ری سائیکلنگ ڈیوائس ہے۔ ”پانی کی زمین سمندر اور فضا میں منتقلی پانی کی ری سائیکلنگ ہی ہے۔ سینڈرا پوسٹل (ورلڈ واچ انسٹی ٹیوٹ، 1999)۔

فقہ کے نقطہ نظر سے پانی کی اقسام

فقہ سے مراد ایسا علم ہے جس میں ان شرعی احکام کی بحث ہوتی ہے جن کا تعلق عمل سے ہے۔ فقہ کی کتاب، کتاب بدائع الصنائع المہذب المجموع میں مذہبی اسکالرنے پانی کی پاکیزگی کے لحاظ سے چار بنیادی اقسام بیان کیں ہیں۔

- پہلی قسم میں وہ پاکیزہ اور مکمل صاف پانی آتا ہے جسے مطلق کہا جاتا ہے۔
- دوسری قسم میں وہ صاف پانی آتا ہے جسے ہنگامی حالت میں پاکیزہ پانی کی عدد دستیابی کی صورت میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔
- تیسری قسم میں مستعمل پانی شامل ہے جو کہ ناپاک اور نقصان دہ ہے۔
- چوتھی قسم میں مستنجن کا پانی ہے جس میں نجاست شامل ہوتی ہے۔

اس کتاب میں مصنف نے پانی کو صاف کرنے کے مراحل بھی بیان کیے جن کی تفصیل آگے بیان کی گئی ہے۔ کتاب المجموع میں فقہ کے مطابق پانی کو حلال نقطہ نظر سے صاف کرنے کی کچھ بنیادیں ہیں فقہی نقطہ نظر سے پانی کی دو اقسام ہیں۔

(۱) مطلق (۲) مستعمل

مطلق پانی پاکیزہ پانی ہے یہ وہ پانی ہے جسے پہلے کسی نے استعمال نہ کیا ہو جیسا کہ بارش کا پانی یا ندی کا پانی۔ مستعمل پانی پاک نہیں اور نہ ہی صاف کیا گیا پانی ہے یہ وہ پانی ہے جو کہ کسی دوسرے شخص کے ذریعہ کسی مقصد کے لیے استعمال کیا گیا ہو۔ [15]

مستعمل پانی کی دو اقسام ہیں

(۱) مستنجس کے بغیر مستعمل پانی (۲) مستنجس سمیت مستعمل پانی

پہلی قسم میں وہ پانی شامل ہے جو کہ پہلے سے استعمال شدہ ہو لیکن پاخانے کے ساتھ نہ ملا ہو۔ جبکہ دوسری قسم میں مستعمل پانی میں نجس ملا پانی بھی شامل ہے۔

کتاب المجموع للإمام النووی نے مستعمل پانی کو صاف کرنے کی شرائط بیان کیں ہیں۔

پہلی شرط میں پانی کے رنگ و بو اور زائقہ میں فرق دیکھا جاتا ہے۔ یہ نجاست وقت، سورج اور ہوا کے ساتھ اس میں مزید پانی ڈال کر ٹھیک کی جاسکتی ہے۔

دوسری صورت دو قیل سے تجاوز کرنا ہے جو کہ پانی کی مقدار کا پیمانہ ہے۔ اگر پانی کی مقدار 270 لیٹر سے بہت زیادہ ہو تو ایسے پانی کا استعمال جائز ہے۔

علماء کی ہدایات کے مطابق آلودہ پانی پاک کیا جاسکتا ہے قدرتی طور پر اس میں شفاف پانی ڈال کر یا پھر لمبا عرصہ سورج اور ہوا کے زیر اثر رہ کر شفاف ہو جاتا ہے۔ شریعت کے قوانین کے مطابق ری سائیکلنگ کے بعد پانی اپنی اصلی حالت میں آجاتا ہے جسے استعمال کرنے کی اجازت ہے۔

ضروری ہے ہر بار وضو میں "مطلق" پانی استعمال ہو۔ مطلق کا پانی خالص اور صاف پانی جسے کسی نے پہلے استعمال نہیں کیا۔ جیسا کہ بارش کا پانی، دریا کا پانی۔ جبکہ مستعمل پانی نہ پاک پانی ہے۔ یہ پانی پہلے سے ہی کسی دوسرے شخص کے ذریعہ استعمال شدہ ہوتا ہے۔ مختلف استعمال کا مقصد جیسے دھونے کا پانی، پاخانہ کے پانی سمیت عام طور پر انسان کو صحت افزا اور شفاف پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ مذہب سے قطع نظر دوبارہ استعمال کے لیے پانی کا تعلق عوامی افادیت سے ہے۔

پانی کی ری سائیکلنگ کے طریقے

قدرتی پانی کے دوبارہ استعمال کے ذریعے زمین نے لاکھوں سالوں سے دوبارہ پروسس اور استعمال کیا ہے۔ پانی کی ری سائیکلنگ سے مراد جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے یہ قدرتی عمل تیز رفتاری سے وقوع پذیر ہو۔ اگرچہ زیادہ تر

ری سائیکلنگ کے ذریعے وہ پانی حاصل کیا جاتا ہے جو پینے کے لیے نہیں ہوتا، لیکن سنگاپور میں ایسے پانی کی ری سائیکلنگ کے منصوبے بھی کام کر رہے ہیں جو کہ پینے کا پانی مہیا کرتے ہیں۔ اس تحقیق کا مقصد یہ جاننا ہے کہ حلال نقطہ نظر سے دوبارہ استعمال کے لیے پانی کی کیا حیثیت ہونی چاہیے؟

بلکل خالص پانی قدرتی طور پر کبھی بھی نہیں ملا اور نہ ہی پانی کا کوئی یسایع موجود ہے جس کے بعد پانی کو صاف کرنے کی ضرورت نہ ہو۔ پانی کو صاف کرنے کے طریقوں کو دو اقسام میں تقسیم کیا گیا ہے۔ [16]

❖ روایتی طریقہ (Traditional Method)

❖ جدید طریقہ (Modern Method)

ری سائیکلنگ کے لیے پانی کی تعریف

دوبارہ استعمال کے لیے پانی گندہی ہوتا ہے چاہے وہ مستعمل یا مستنجن ہی ہو۔ اس گندے پانی کو کشید کے ذریعے صاف کیا جاتا ہے اس طریقے سے کشیدگی کے عمل سے گزرا ہوا پانی قابل استعمال بنایا جاتا ہے۔ احادیث کے نقطہ نظر سے اس بارے میں وضاحت اسکالر عبدالرحمن عبدالخالق نے کی ہے۔ حدیث کا مفہوم ہے کہ پانی صاف ہے نا پاک نہیں۔ اسے ترمزی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

اس بات کی وضاحت اس طرح بیان کی جاسکتی ہے کہ پانی کا مادہ مالیکیول ہے جو کہ الگ الگ مالیکیول پر مشتمل ہے اور دوسرے مالیکیول سے نہیں مل سکتا۔ پانی بذات خود پاخانہ میں تبدیل نہیں ہوتا بلکہ پاخانہ کے عناصر اس میں موجود ہوتے ہیں۔

سعودی نظریاتی کونسل کا فتویٰ

۱۹۷۲ میں سعودی عرب میں سائنسدانوں اور انجینئرز کی قیادت کی کونسل نے تفصیلی مطالعہ کے بعد مشاورت سے ایک خصوصی فتویٰ کے ذریعے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ

ایساری سائیکل کیا گیا پانی جو کہ اگر مضر صحت نہ ہو تو اسے پینے کے لیے بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔

CLIS کی جانب سے جاری کردہ فتوہ کی تفصیل ذیل میں دی گئی ہے۔ ماہرین کی مقرر کردہ رپورٹ کے مطابق پانی کی زیادہ مقدار کے سلسلے میں اگر نجاست دور کر دے گئی ہو تو اسے پاک سمجھا جائے یا پھر دوسرے قدرتی ذرائع سورج یا ہوا کے ذریعے پانی کو صاف کیا جاسکتا ہے جو کہ زیادہ موثر ہے۔

لہذا کونسل کا خیال ہے کہ اس طرح پانی مکمل طور پر خالص ہو گا جو کہ رسمی طہارت اور پینے کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے جب تک کہ کوئی منفی نتائج نہ ہوں۔ اگر یہ تجویز کیا گیا ہو کہ پانی نہ پیا جائے تو اسکی وجہ صحت عامہ اور حفظان صحت کے اصولوں کے وجہ سے ہو گا۔

پانی کی صفائی کی ٹیکنالوجی کی ترقی کے ساتھ ساتھ استعمال شدہ پانی کو بھی وائر فلٹریشن کا طریقہ استعمال کر کے پینے کے قابل بنایا جاسکتا ہے۔ [17]

اسلامی نظریاتی کونسل سنگاپور کا فتویٰ

اسلامی نظریاتی کونسل کے فتوے کے مطابق (جو کہ ۲۰۰۱ میں دیا گیا) پانی جو کہ کشیدگی کے عمل سے گزارا گیا ہو مطلق تسلیم کیا جائے گا۔ شیخ عبدالرحمان عبدالخلیل نے بیان دیا کہ پانی کے مالکیوں ہمیشہ صاف رہتے ہیں کیونکہ نجاست نہیں بنتے بلکہ نجاست کے زرات اسکا حصہ بن جاتے ہیں تو جب آلودہ پانی کو صاف کیا جاتا ہے تو پاکیزہ ہو جاتا ہے۔

امام نوی نے بیان کیا ہے کہ جب آلودہ پانی کی نجاست جو دو وقت سے کم ہو تو یہ قدرتی طور پر تبدیلی سے صاف ہو جاتا ہے یعنی وقت کی تبدیلی، سورج کی روشنی یا ہوا چلتی ہے، اس پر پانی ڈالنے سے تبدیلی آتی ہے۔ [18]

عمل کشیدگی کے ذریعے پانی کی صفائی

وضو کے پانی کے دوبارہ استعمال کے لیے جھلی کے ذریعے صفائی میں دو عناصر کو دیکھنے کی ضرورت ہے جو ری سائیکل پانی کا منبع ہے اور جھلی پانی کے فلٹر کے لیے استعمال ہونے والا مواد ہے۔ دی گئی تصویر عمل کشیدگی کے ذریعے حاصل کیے گئے پانی کی وضاحت کرتی ہے

پانی کی صفائی کے جدید طریقوں میں سے اہم طریقہ عمل کشیدگی ہے۔ اس عمل میں پانی کی صفائی ایک جھلی میں سے گزار کر کی جاتی ہے۔ اس عمل میں استعمال ہونے والی جھلی سو راکھ دار باریک پرت پر مشتمل ہوتی ہے جس میں سے پانی کے مالکیوں کو گزر سکتے ہیں لیکن نقصان دہ بیکٹریا اور نمکیات کا گزر ممکن نہیں ہوتا۔ اس طریقہ کار میں پریشر کی قوتوں کے ذریعے یا برقی ٹیکنالوجیز کے ذریعے پانی کی صفائی کی جاتی ہے۔

اس طریقہ کار میں جھلی کی نوعیت کا انتخاب پانی کی مطلوبہ صفائی کے مطابق کیا جاتا ہے۔ پانی کی صفائی کے لیے استعمال ہونے والی جھلی کی بنیادی اقسام مواد کے لحاظ سے تین ہیں جو کہ درج ذیل ہیں۔

Organic (polymeric) •

• Nonorganic (ceramic)

• Biological Bio membrane

اس کے علاوہ جھلی میں موجود سوراخوں کے سائز کے لحاظ سے تین اقسام میں تقسیم کیا گیا ہے۔

• Microfiltration (MF)

• Ultrafiltration(UF)

• Reverse osmosis

• Nanofiltration

• Ultrafiltration

Microfiltration (MF)

اس طریقہ کار میں بڑے سائز کے سوراخوں والی جھلی استعمال ہوتی ہے جو کہ پانی میں سے بڑے خوردبینی جانداروں اور کثافت کے ذرات کو صاف کرتی ہے۔

Ultrafiltration(UF)

اس طریقہ کار میں استعمال ہونے والی جھلی کے سوراخ بہت چھوٹے ہوتے ہیں جن کا سائز تقریباً 1-100nm کے برابر ہوتا ہے۔

Reverse osmosis

یہ ایک غیر سوراخ شدہ جھلی کی ایک قسم ہے جو کہ انتہائی چھوٹے مالیکیولز اور نمکیات کو بھی روک دیتی ہے۔

Nanofiltration

اس طرح کی جھلی میں موجود سوراخ انتہائی چھوٹے اور نظر نہ آنے والے ہوتے ہیں جن کا سائز ایٹم کے سائز angstroms میں ہوتا ہے۔ [19]

خلاصہ بحث

اس مطالعہ سے ہمیں معلوم ہوا کہ جس طرح قدرت نے ہمیں زندگی کے ہر شعبے میں میانہ روی اختیار کرنے کی تلقین کی ہے اسی طرح قدرتی اشیاء کے دوبارہ استعمال کا بھی درس دیا ہے۔ جب پانی کی ری سائیکلنگ کی بات کی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ زمین بھی گزشتہ ہزاروں سالوں سے ری سائیکلنگ کا عمل ہی کر رہی ہے کرہ ارض میں

بارش اور آبی بخارات میں پانی کی منتقلی اسی بات کا ثبوت ہے۔ اسلامی نقطہ نظر میں پانی کی ری سائیکلنگ کے لیے دو نقاط سب سے زیادہ توجہ طلب ہے جس میں سے ایک پانی کی (ناپاکی) نوعیت کا پتہ لگانا اور ری سائیکلنگ کے طریقہ میں استعمال ہونے والے آلات کا حلال نقطہ نظر سے موثر ہونا ضروری ہے۔

سفارشات

اس مقالہ میں پانی کی صفائی کے بعد دوبارہ قابل استعمال بنانے پر بحث کرنے کے بعد معلوم ہوا ہے کہ پانی کی قلت کی مشکلات سے نمٹنے کے لیے باقاعدہ ریسرچ کی ضرورت ہے۔ اس معاملے میں دوسرے اسلامی ممالک کے ساتھ مل کر تحقیق کرنے سے موجودہ مشکلات پر کافی حد تک کنٹرول کیا جاسکتا ہے۔

گندے پانی کے دوبارہ استعمال سے پہلے ہنگامی بنیادوں پر پانی استعمال میں احتیاط سے استعمال کرنے کی ترویج ہونی چاہیے۔ معاشرہ کی ہر سطح اور طبقے کو ماحولیاتی تعلیم، آگاہی اور شعور کی نظریاتی اور عملی بنیادوں پر ضرورت ہے۔ مسلم ممالک کو چاہیے کہ پانی کے تحفظ سے متعلق اسلامی تعلیمات کو بنیادی طور پر ڈبلیو ڈی ایم کی حکمت عملیوں میں شامل کرنا چاہیے۔

حکومتی سطح پر ملک کی تمام مساجد کے اماموں کو وزارت آبی وسائل اور وزارت مذہبی امور کے مشترکہ تعاون سے ایک تربیتی ورکشاپ کا انعقاد کیا جائے جس میں انہیں بتایا جائے کہ کس طرح پانی کی قلت سے نمٹنے کے قرآن و حدیث کی روشنی میں عوام کا تعاون درکار ہو گا۔ تاکہ وہ جمعہ کے خطبہ میں اس کی ترویج کر سکیں۔

حوالہ جات

- [1] (ہود، 7: 11)
- [2] (الانبیاء، 30: 21)
- [3] (الانبیاء، 30: 21)
- [4] اسلام اور جدید سائنس، مصنف: شیخ الاسلام پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری، منہاج القرآن پرنٹرز
- [5] Water For Reuse Management From Halal Point Of Viewgraduate School Of Management, Kyoto University, Japan
- [6] Human Impacts on fresh water Supply Globally, Waste Water Recycelling in Pakistan
- [7] (الانعام 142: 6)

- [8] صحیح مسلم کتاب طہارۃ 534
- [9] ابن ماجہ کتاب طہارۃ 425
- [10] (الاحدید: 4: 57)
- [11] (الانعام: 165: 6)
- [12] (البقرہ: 36: 2)
- IRFAN-UL-QURAN [13]
- [14] (ابوداؤد: 3477)
- [15] ان اللہ لا یستحی من الحق alislamhaque
- [16] (Chris Binnie et al, 2002)
- [17] Peters, T. (2010). Membrane technology for water treatment. [17]
Chemical Engineering and Technology, 33(8), 1233–1240. Standards
Malaysia. (2009). Malaysian Standard MS 1500
Halal Food – Production, preparation, handling and storage – [18]
General Guidelines.
Membrane water treatment A review in Islamic and science [19]
perspective